

مُتَّسَن بھرمین اہل سنت جماعت کا واحد اخبار ہر ماہ میں ۱۴ تا ۲۱ تاریخوں کے امتز سے شائع ہوتا ہے

قواعد وضوابط

مَنْ يَرْيِدُ اللّٰهَ بِخَيْرٍ يُفْقِهْهُ فِي الدِّينِ

عام غرض مقاصد

اخبار

الفقيه

پنجاب

امرت

(ایڈیٹر)

(۱) قیمت ہر حال پیشی آنی چاہیے یا دی پنی کی اجازت۔
(۲) بے رنگ ڈاک واپس کیا جائیگی۔
(۳) نمونہ کا پرچہ ۳ کے ٹکٹ آنی پر روانہ ہوگا۔
(۴) کوئی مضمون جس میں تہذیب کے کام نہ لیا ہو درج اخبار نہ ہوگا۔
(۵) جن مراسلات پر فرسیدہ کا نام اور پورا پتہ نہ ہوگا درج نہ ہونگے۔
(۶) مضامین نہایت خوش خط ہونے چاہیں۔
(۷) خط و کتابت کے وقت پتہ نمبر کا حوالہ ضرور ہونا چاہیے۔
(ایڈیٹر)

اہل اسلام کو غور و خفا کی خصوصیات کرنا۔
گورنمنٹ اور رعایا کے حقوق کی نگہداشت کرنا۔
اصلاح رسوم و عیوہ۔

شرح قیمت اخبار

رو سائے عظام سے سالانہ چندہ ملے
عام خیرات ان کے سالانہ ششماہی عام
مالک غیر سے دس شلنگ

مجلہ خط و کتابت بنام حکیم معراج الدین احمد نقشبندی ایڈیٹر اخبار الفقیہ را عین بن امر ہو

جلد (۱) مطبوعہ بیسویں سال اول ہجری ۱۳۳۲ م ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۲ء شنبہ نمبر (۲۹)

صد مہ روح فرسا

نہایت ہی رنج اور قلق سے لکھا جاتا ہے کہ ۲۰ ماہ
تہذیب و تمدن کو بوقت ۵ بجے شام خاکسار کے والد ماجد
لی جناب حکیم محمد ابراہیم صاحب مبارک صفتہ مرض
اق البطن صرف ۱۱ یوم کی علالت کے بعد ایس
رفانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مجھے اور میرے خاندان کو اس صدمہ جانکاہ سے
مقدر رنج ہوا وہ محتاج بیان نہیں۔ مرحوم بڑی خوبی
بزرگ تھے۔ ان کے حسن اخلاق و بہرہ دہی کا
شخص معترف ہے۔ ہمارے سروں سے ان کا سایہ

اعتذار

گزشتہ ہفتہ کے اخبار کی تاریخ اشاعت سے
۹ دن پہلے میرے والد مرحوم سخت بیمار ہو گئے۔
۱۳ اکتوبر کا پرچہ ان کی بیماری کی حالت میں نہایت
بے سرو سامانی سے جاری کیا گیا۔ ۲۱ اکتوبر کی
اشاعت کے لئے اگرچہ کاتب کو مضامین دیے گئے

گئے۔ مگر والد مرحوم و منفور کی سخت علالت کے باعث
میں ان کی خدمت میں رہنے پر مجبور ہوا۔ انکی
وفات حسرت آیات ۲۰ اکتوبر کو واقع ہوئی۔ اور
۲۱ اکتوبر تک مجھے گھر میں بیٹھنا پڑا۔ ہر چند
سوچا گیا کہ ۲۱ اکتوبر کی اشاعت کا کوئی سامان
ہو سکے۔ مگر افسوس کہ میں اس میں کامیاب
نہ ہو سکا۔

اس لئے میں بڑے ادب سے قارئین کرام کی
خدمت میں متسہ ہوں کہ پرچہ کی ایک ہفتہ کی
غیر حاضری کو جو بوجہ سخت مجبوری کے ہوئی۔ معاف
فرادیں گے۔

والحدہ عند کرام الناس مقبول۔

خاکسار معراج الدین احمد عفی اللہ عنہ
مالک ایڈیٹر الفقیہ

واعظ اکبر حلوہ بر محراب منبری کنند چون خلوت بندہ آن کا ردیگری کنند

(۱)

اکتوبر کا مہینہ شروع ہو چکا ہے گرمی کی شدت کچھ خفیف
پرگئی ہے تاہم دھوپ میں کسی قدر تیزی ہے اور راستہ
چلنے والوں پر اتنا اثر ضرور ہوتا ہے کہ پانی پینے کی ضرورت
پڑے۔

امرت سر بازار کٹرہ جیل سنگد میں دُعا دی ڈیوڑھی
کرموں کی طرف چلے آ رہے ہیں۔ معلوم نہیں آپس میں کیا
باتیں کرتے ہیں۔ دونوں اُسی مقام پر پہنچے۔ جہاں بھائی
سند سنگد پر دپڑا ٹیڑھا سوڈا واٹر فیکٹری کی دکان ہے۔
دونوں مین سے ایک صاحب بولے کہ ”پایس سخت ہے
آؤ سند سنگد کی دکان سے ایک ایک بوتلی لیونیڈ کی
پی لیں۔“

دوسرا۔ مولوی صاحب! قریب ہی ایک مسلمان کی دکان
ہے۔ وہاں چلئے۔ پانی پی لیں گے۔ ہمیں لازم ہے کہ
مسلمان کی دکان کی رونق بڑھائیں۔ اگر ہم لوگ مسلمانوں
کی دکان کو چھوڑ کر غیر مسلم دکانوں کو فائدہ پہنچائیں
تو مسلمان تجارت میں ترقی نہیں کر سکتے۔

مولوی صاحب۔ یہ فضول بات ہے۔ اور مسلمان کی
دکان کا پانی بھی اچھا نہیں۔ حین! ایسی فضول باتوں
کا خیال نہ کیا کرو۔

حین۔ مولوی صاحب! آجکل تنظیم کی تحریک ہے
اور اس کا اصلی مقصد یہی ہے کہ مسلمانوں میں جو کمزوریاں
ہیں۔ ان کو رفع کیا جائے۔ چونکہ مسلمانوں کے ہاتھ میں
تجارت نہیں ہے۔ اور یہ کمزوری صرف اسی صورت
میں رفع ہو سکتی ہے کہ مسلمان دکانیں کھولیں اور
مسلمان ان سے خرید کریں۔ اور اگر آج پانی اچھا نہیں
ہے تو بدیج کل حملہ بھی ہو جائیگا۔ لیکن اگر ہم اور مسلمان
ایسی خیال کے ہو جائیں تو دکان کیا خاک چلیگی۔
یہ سنگد مولوی صاحب نے جواب تو نہ دیا اور اپنے
ساتھی کا ہاتھ پکڑ کر دکان کے اوپر چلے گئے۔ ساتھی کو
بجورہ جانا پڑا۔ دکان میں داخل ہو کر ایک نشست پر
بیٹھ گئے۔ جس حصہ میں یہ دونوں بیٹھ بیٹھے۔ وہ مندرجہ

کے لئے مخصوص تھیں۔ اس لئے دکان کے ایک آدمی
نے اُن سے کہا۔ کہ جناب یہاں آپ نہیں بیٹھ سکتے
آپ لوگوں کے لئے یہ جگہ نہیں ہے۔ آپ اُس طرف
جا بیٹھیں۔ آپ کے لئے وہ علیحدہ جگہ مخصوص ہے۔
جفت تو بڑی سخت ہوئی۔ مگر کیا کرتے۔ نہ جائی ماندن
نہ پائے رفتن۔ اصرار پر وہاں سے اٹھنا پڑا۔ بہتر تو
یہ تھا کہ وہاں سے اٹھکر باہر نکل آتے مگر بجائے باہر
نکلنے کے وہیں جا بیٹھے۔ جہاں دکان کے آدمی نے
اشارہ کیا تھا۔

بیٹھکر دو بوتلیں مانگیں۔ آدمی بولے آیا۔

مولوی صاحب یوں گویا ہوئے یہ بھائی صاحب!
اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ کہ ہندو بھائی مسلمانوں سے
نفرت کریں۔ نیشیل کا گرس اس نفرت کو ہندوستان
کی کامیابی میں ایک رکاوٹ سمجھتی ہے۔ اور اس نفرت
کو دور کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہم کو اس وقت
بڑا معلوم ہوا کہ آپ نے ہم کو وہاں سے اکھاڑ دیا حالانکہ
اب یہ نفرت مضرت ثابت ہو رہی ہے۔ دکان کے آدمی
نے جواب دیا۔ کہ مولوی صاحب! آپ یہ لیکچر کا گرس
کے پنڈال میں سنانا۔ یہ دکان ہے۔ کانگرس کا پنڈال
نہیں ہے۔ یہاں دکانداری ہے۔ ہمانی دکان مسکو
خراب نہیں کر سکتے۔ اگر ہم آپ کو یا کسی اور مسلمان کو
وہاں بیٹھنے دیں۔ تو کوئی ہندو ہماری دکان میں نہیں
آئیگا۔

پانی پی کر قیمت ادا کر دیگئی اور دونوں حضرات رخصت
ہوئے۔

(۲)

جمع الاول کی تیرھویں تاریخ کو مسجد شیخ خیر الدین حرم
واقعہ ہال بازار میں ایک جلسہ ہے۔ کثرت سے لوگ
جمع ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہلے سے اس جلسہ کی
اطلاع شہر کے تمام حصوں میں کر دی گئی ہے۔ یہی وجہ
ہے کہ شہر کے ہر حصہ کے لوگ کم و بیش اس جلسہ
میں پائے جاتے ہیں۔

ایک صاحب لیکچر دے رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے
کہ یہ لیکچر امرتہ کے باشندے نہیں بلکہ ان کی زبان
خالص اردو ہے۔ اور کسی دوسرے شہر میں سکونت
رہتے ہیں۔

مسلمانوں کو ان کی تقریر بہت پسند آئی۔ لوگ بڑے
شوق اور استغراق سے محو سماعت تھے۔ اپنے لیکچر میں
نے مسلمانوں کو تجارت میں ترقی کرنے کا مشورہ دیا۔
ہدایت کی مسلمانوں کو لازم ہے کہ مسلمان کی دکان
سودا خرید کیا کریں۔ تاکہ مسلمانوں کو تجارت میں ترقی
کرنے کا موقع ملے۔

راوی اور متبر راوی بیان کرتے ہیں کہ امرتہ کے
ایک مولوی صاحب کھڑے ہوئے اور بڑے زور سے لیکچر
صاحب کے اس مشورہ کی تائید کی۔ اور فرمایا کہ مسلمانوں
کو لازم ہے کہ مسلمان ہی کی دکان سے سودا خرید کریں
یہ روایت بالمعنی ہے۔ بالالفاظ نہیں۔ ہمیں یقین دلایا
ہے کہ مولوی صاحب کی تائیدی تقریر کا مفہوم یا حلال
یہی تھا۔

یہ مولوی صاحب امرتہ کے مشہور لیڈر۔ سردار انوار
شیر پنجاب۔ ایڈیٹر اخبار اہل حدیث۔ مولوی شاہ عبدالقدوس
ہیں۔ لوگ ان کے تائیدی الفاظ سے بیحد محظوظ ہوئے
مسلمان دکاندار جو اس جلسہ میں شریک تھے۔ بہت ہی
خوش ہوئے۔ کھولے نہیں سماتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ
بس اب مسلمان ہرگز مسلمان کی دکان چھوڑ کر ہندو دکان
سے اشیاء خرید نہیں کریں گے۔

لوگ جو مسرت و انبساط تھے۔ کرمیاں مین میر صاحب
ایڈیٹر اخبار ضیافت پنج ”کھڑے ہوئے۔ انہوں نے جو کچھ
بیان کیا۔ اسکا مفہوم یہ ہے کہ:-

مولوی صاحب نے اس وقت تو بڑے زور سے اس
خیال کی تائید کی کہ ضرور ہی مسلمان کی دکان سے سونا
کرنا چاہیے۔ مگر ان کا عمل اس کے خلاف ہے۔ برسوں
کا واقعہ ہے۔ کہ کٹرہ جیل سنگد میں مولوی صاحب نے
سیکھ دکان پر خود بھی ذلت اٹھائی اور بھیجی بھی ذلیل کرایا۔
میں نے ہر چند عرض کیا کہ قریب ہی مسلمان کی دکان ہے
وہاں چلیئے۔ مگر انہوں نے نہ مانا۔

اس کے بعد پرسوں کا سارا واقعہ بیان کر دیا۔
لوگ جو حیرت تھے۔ آپس میں باتیں ہونے لگیں۔
ایک کہتا ہے کہ عجیب طرح کی ایذا داری ہے۔ خود را
نفیحت و دیگران را نفیحت۔

دوسرا کہتا ہے کہ صاحب یہ تو میں ہی ابن الوقت
تیسرا کہتا ہے کہ ایسے ہی لوگوں نے مسلمانوں کو برباد
کر دیا۔

جو تھا بولا: "یہ ایسے ہی ہیں انکی حالت رب کے معلوم ہے۔
پانچواں بولا: پھر ایسے لوگوں کو جلسوں میں کھڑا کیوں
لئے دیا جاتا ہے۔"

مترجم: جتنی منہ اتنی باتیں، فکر ہر کس بقدر بہت است
سہ برخواست ہونے کے بعد شہر میں ہر جگہ یہی قصہ

کا چرچا۔ مگر یاروں کی سن آئی۔ ع
بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہوگا
تم خاک ر غلام احمد (خگر اترسری)

مزایوں کا بدترین دشمن

یا بہترین دوست

مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار المحدث یوں تو
ایوں کے خلاف لکھتے ہیں بلکہ بعض جگہ بطور جنگ
ری ان کے مقابل میں بھی آ جاتے ہیں۔ مگر مزایوں
آڑے وقت میں انکی حمایت اور سنگری میں
کوتاہی نہیں کرتے! اور جب کبھی ایسا موقع آتا ہے تو
انکی اپنے کسی اخبار میں یوں لکھتے ہیں کہ:-

یہ ہمارے سلسلہ کا بدترین دشمن مولوی ثناء اللہ ہمارا
قائد کرتا ہے۔"

بکابل میں ایک مرزائی کی سنگساری پر مولوی صاحب
ورنے مزایوں کو یہ کہنے کا موقع دیا ہے کہ ہمارے
سلسلہ کا بدترین دشمن مولوی ثناء اللہ اس مسئلہ میں ہمارا
یاد ہے۔"

مگر مرزائی کتنے احسان فراموش ہیں کہ اس احسان
لیم کے مقابل میں جو آڑے وقت میں ان سے ردا رکھا
ا ہے۔ یہ اپنے قابل قدر حامی کا نام بجائے بہترین
دست کے بدترین دشمن کہتے ہیں۔ واقعی دنیا میں
نئی قوم ایسی احسان فراموش نہیں ہو سکتی۔

کیا اب اس حمایت پر بھی مرزائی لوگ اپنی احسان
موتی ہی کا ثبوت دینگے؟ ایسا تو مناسب نہیں بلکہ
مزایوں کو لازم ہے کہ اس جلیل القدر احسان کے
لئے کم از کم ان کی نسبت یہ الفاظ لکھیں کہ ہمارے
سلسلہ کا بہترین دوست مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر المحدث
ہی ہمارا مؤید اور حامی ہے۔"

بحث یہ ہے کہ مرزائی کو جو سزا کابل میں دی گئی ہے
وہ مطابق شریعت ہے یا نہیں۔ اسی بحث پر اہل
اسلام اور مرزائی دونوں لکھ رہے ہیں اور دونوں
سے لکھ رہے ہیں۔

علمائے دیوبند اس طرف ہیں کہ مرزا مطابق شریعت
ہے۔ اور اس کے متعلق ان کے مضامین اخبارات
میں شائع ہو رہے ہیں۔ علمائے دیوبند کے علاوہ تمام
علمائے کرام خواہ وہ کسی اسلامی فرقے سے تعلق
رکھتے ہوں۔ اس سزا کو صحیح سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مختلف
مقامات سے علمائے اسلام کے پاس کردہ ریزولوشن
بذریعہ تاراعلیٰ حضرت غازی اسلام امیر امان اللہ صاحب
شہر یار کابل کی خدمت میں ارسال ہو چکے ہیں ان
میں انجمن المحدث میرٹھ کا تار خاص طور پر قابل ذکر ہے
آمرتسر میں جو جلسہ انجمن حفظ المسلمین کی طرف
سے مسجد شیخ خیر الدین مرحوم میں ہوا۔ اس میں مرزا
حنفی علماء نہ تھے۔ بلکہ مولوی عبدالحق صاحب غزنوی
برادر جناب مولوی عبدالمجید صاحب غزنوی اور مولوی
محمد حسین صاحب داماد جناب مولوی عبدالمجید صاحب
غزنوی معہ چند رفقاء المحدث کے اس جلسہ میں
شامل تھے۔ اور اسی غرض سے جلسہ میں تشریف
لائے تھے۔

ایڈیٹر صاحب اہل حدیث کے متعلق ہمارا خیال
تھا کہ وہ علمائے دیوبند کے فیصلہ کو مستحسان کی
نظر سے دیکھیں گے اور اسی فتوے کی تائید کرینگے
جو انہوں نے لکھا کیونکہ عموماً اپنے مضامین میں
احناف کو مشورہ دیا کرتے ہیں کہ دیوبند جا کر علم حدیث
حاصل کرو۔ چونکہ علم حدیث کی تعلیم کی تکمیل کا
انحصار ان کے نزدیک دارالعلوم دیوبند پر ہے
اس لئے امید تھی کہ وہ ان کے فتوے اور خصوصاً
انجمن اہل حدیث میرٹھ کے ہمنوا ہوں گے۔ مگر نہیں
انہوں نے مزایوں کی حمایت ضروری سمجھی۔

اگرچہ ضرورت نہ تھی کہ ہم اس بحث پر قلم کھائیں
کیونکہ ملک کے اکثر علماء کرام کے مضامین شائع
ہو رہے ہیں۔ مگر ایڈیٹر صاحب المحدث کی تحقیق کا
جائزہ لینا ضروری ہے۔ اور معلوم نہیں کہ علماء دیوبند
یا دوسرے مقامات کے علماء اس پر کوئی نوٹس لیں
یا نہ۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ ایڈیٹر صاحب

المحدث کی تحریر پر ایک سرسری نظر کر دیا جائے۔
ایڈیٹر صاحب نے خیال خود قرآن شریف و حدیث
سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ عدالت شرعیہ
کابل نے جو مرزا مرزائی مبلغ کے لئے تجویز کی ہے وہ
جائز نہیں۔

دلیل قرآنی میں انہوں نے یہ آیت پیش کی ہے
إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا أَشْرَكَفَرُوا أَشْرَكَفَرُوا أَشْرَكَفَرُوا
تَشْرَكَفَرُوا أَشْرَكَفَرُوا أَشْرَكَفَرُوا أَشْرَكَفَرُوا
يَكُنِ اللَّهُ لِيُغْفِرَ لَهُمْ

اور اس کا ترجمہ یہ لکھتے ہیں۔ جو لوگ ایمان لائے پھر
کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر وہ مرتے
دم تک کفر ہی میں بڑھتے تھے۔ خدا انہیں نہیں بخشے گا۔
اس ترجمہ میں انہوں مرزا صاحب آنجنابی کی سنت
پر عمل کیا اور ایسا کرنا ضروری بھی تھا کیونکہ مرزائیوں
کی حمایت پر قلم اٹھ چکا تھا۔

الفاظ "مرتے دم تک" کسی لفظ قرآنی کا ترجمہ
نہیں البتہ اس کی تفسیر ہے۔ خدا جانے ایڈیٹر صاحب
نے اس تحریف یا زیادتی کی کوئی ضرورت محسوس کی۔
اگر تفسیر لکھنی تھی تو ترجمہ صحیح لکھ کر اسکی تفسیر میں لکھ دیتے
کہ اذیاد کفر بعض العلماء کے نزدیک یہ ہے کہ مرتے
دم تک کافر رہیں۔ تو اعتراض نہ ہوتا۔

زیادہ لطیف بات یہ ہے کہ اس آیت کا حوالہ
پارہ ۵-۵-۱۷ لکھتے ہیں۔ حالانکہ رکوع ۱۷ میں
یہ آیت شریفہ نہیں بلکہ رکوع ۲۰ میں ہے۔ خدا جانے
جو اس باختمی کا نقص کیوں لاحق ہو گیا۔

اس آیت شریفہ سے ایڈیٹر صاحب کا مطلب
ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا۔ ان کے استدلال کا
مفہوم یہ ہے کہ خدا نے سزا کے کفر عدم مغفرت
تجویز کی ہے۔ حالانکہ یہ ان کی سمجھ کا تصور ہے۔
ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے۔ بلکہ تفسیر کی
درق گردانی کرتے ہیں۔ تفسیر خازن میں اس
آیت کی تفسیر میں یہ الفاظ ہیں:-

قال ابن عباس نزلت فرما حضرت ابن عباس رضی
فی الہو آمنوا بموسى ثم تمنا لی عنہ نے کہ یہ آیت یوں
کفر العباد تمہما العمل کے حق میں نازل ہوئی ہے
ثم آمنوا بعد ذلك ثم کفرنا پہلے وہ لوگ ایمان لائے پھر
بعیسی و لا یخیل ثم ازدادوا موسیٰ علیہ السلام پر پھر پھر

لَقَوْلِهِمْ لَمْ يَكُنِ اللَّهُ كِى تَوْجُوْلِهِمْ يَسْتَكْبِرُونَ
لِيُغْفِرَ لَهُمْ دُخَانًا مِمَّا كَانُوا يَكْفُرُونَ

ہے کہ لہٰذا یکن اللہ لیغفر لہم
دیکھو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عدم مغفرت
مرتد کی دلیل پکڑ لی ہے۔ تفسیر خازن میں بھی یہی
دیا گیا ہے مگر دلیل بیان نہیں کی گئی۔

تو اگر کوئی شخص ضروری اس آیت کو مرتدین کے
تجوّز کرتا ہے۔ اور مفسرین کا خلاف کرنا چاہتا ہے تو
چاہئے کہ مرتد کی سزا بھی قتل ہی ہے۔ اس سے ثابت
کہ ایڈیٹر صاحب اہل حدیث مرزائی کی دوستی کا
کرنے میں قاصر رہے۔

اگر ایڈیٹر صاحب کو پھر بھی اصرار اور جند ہو کہ
یہ آیت مرتدین کے حق میں ہے اور اپنی عادت کے
حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے فیصلے کو نہ مانیں۔
دلیل سے کہ قول صحابی حجت نہیں۔ اور آیت میں صراحت
سزا کا ذکر نہیں تو ہم ایک اور طرح سے انہیں سمجھا
کی کو مشش کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ ان کی سمجھ میں
آجائے۔

قرآن شہدیف میں بعض جرائم کو برا کہا گیا
اور سزا درج نہیں اور کسی دوسری آیت میں سزا
درج ہے مثلاً زنا کی نسبت فرمایا کہ لا تقربوا الزنا
انہ کان فاحشۃ و ساء مسبیلاً (پارہ ۱۵۔ رکوع ۷)
یہاں زنا کو برا تو بتایا گیا مگر کوئی سزا اس میں نہ
مگر دوسری جگہ فرمایا الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل
واحدا منہما مائۃ جلدۃ (پارہ ۱۸ رکوع ۷)
میں زنا کی سزا کا ذکر ہے۔

آب اگر کوئی شخص زنا کرے اور ایڈیٹر اہل حدیث
جیسا کوئی مولوی اس کی حمایت میں کھڑا ہو کر یہ کہہ
کہ قرآن شہدیف میں تو یہ ہے کہ لا تقربوا الزنا
کان فاحشۃ و ساء مسبیلاً۔ اس میں کوئی سزا
تجوّز نہیں ہوئی۔ اس لئے اُسے سزا نہیں ملنی چاہئے
ایسے مقدمہ میں ایڈیٹر صاحب اہل حدیث ملزم کے
ہونگے تو ضرور کہیں گے کہ اس آیت میں اگر سزا کا
حکم نہیں تو دوسری آیت میں تو ہے۔ یہی ہم ایڈیٹر
کو کہہ دیتے ہیں کہ اگر یہ آیت جو آپ نے پیش کی ہے
بفرض محال مرتدین کے لئے نازل ہوئی ہے اور اس
کوئی سزا نہ کہ نہیں تو نہ سہی۔ قرآن شریف میں

لَقَوْلِهِمْ لَمْ يَكُنِ اللَّهُ كِى تَوْجُوْلِهِمْ يَسْتَكْبِرُونَ
لِيُغْفِرَ لَهُمْ دُخَانًا مِمَّا كَانُوا يَكْفُرُونَ

ان الذین آمنوا بمرستیکہ انا انکذا ایمان
آوردند جو سنی علیہ السلام یعنی یہود شتم کفر واپس
کا فرشتہ پرستیدن اگر سالہ شتم امنوا شتم
کفر واپس باز ایمان آوردند و توبہ کردند پس
کا فرشتہ بعینی علیہ السلام و قصد قتل کردند
شتم ازدادوا کفرًا پس مے فرزدند و زیادہ
کردند کفرًا بانکار محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام و
حد بردند

آن حوالہ جات سے ہر ایک مسلمان اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے
مجبور ہے۔ کہ آیت زیر بحث میں یہودیوں کا ذکر ہے۔
کسی خاص ایسے شخص کے حق میں یہ آیت نہیں جو
پہلے کافر تھا۔ پھر مسلمان ہوا۔ پھر کافر ہوا دینہ۔ اور
مفسرین اس پر متفق ہیں کہ یہ آیت یہود کے حق میں ہے۔
اگر یہ کہا جائے کہ بعض تفسیروں میں یہ بھی ہے کہ
یہ آیت منافقوں یا مرتدوں کے حق میں ہے۔ تو اسکا
جواب ہے کہ جس مفسر نے ایسا لکھا ہے اس نے لفظ
قیل کے ماتحت لکھا ہے۔ اور اہل علم جانتے ہیں کہ
قیل کے تحت جو قول ہو وہ اس لئے قابل اعتبار نہیں
ہوتا کہ اس کا قائل مجہول اور معدوم ہے بخلاف اسکے
تفسیر مندرجہ بالا کے قائل حضرت ابن عباس اور قتادہ
رضی اللہ عنہما معدوم نہیں بلکہ معلوم ہیں۔ تو اسکا
استدلال کرنا صحیح نہیں۔

اور اگر بفرض محال مان لیا جائے کہ قیل کے ماتحت
جو قول لکھا گیا ہے۔ کہ یہ آیت مرتدین کے حق میں ہے
وہ صحیح ہے تو اسی کے ساتھ مرتدین کی نسبت حکم بھی
جو اسی جگہ لکھا ہوا ہے اسکو دیکھ لو۔

تفسیر معالم التنزیل اور خازن دونوں میں جہاں
لفظ قیل کے تحت اس آیت سے مرتدین مراد لکھی
ہے۔ اس کے ضمن میں ایک حوالہ ہے جو اسی میں مل
ہے۔ وہ سوال کیا ہے۔

هل تقبل توبته (معالم) هل تقبل توبته
لا (خازن)
اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ:-
حکى عن علی رضی اللہ عنہ حکایت گیلی حضرت علی
لا تقبل توبته بل یقتل (رضی اللہ عنہ سے کہ اس مرتد)

کفر المجمل صلی اللہ علیہ وسلم کی پرستش کر کے کافر ہوئے پھر ایمان
لائے اس کے بعد پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام
پر ایمان لائے مگر کافر ہوئے۔ پھر یہ کفر
والقہر آن۔ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف پر ایمان نہ لائے۔
تفسیر معالم التنزیل میں ہے:-

قال قتادہ ہم الیہود
امنوا بمرستیکہ کفرًا
من بجل بعبادہم العجل
ثم امنوا بالتوراة ثم
کفروا بعیسی علیہ السلام
ثم ازدادوا کفرًا بجل
صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ السلام کا انکار کر کے کافر ہوئے پھر رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے انکار سے کفر میں بہت بڑھ گئے۔

تفسیر الرحمن و تیسرے المنان میں ہے:-
دان الذین آمنوا
بمرستیکہ کفرًا
بعبادۃ العجل
ثم امنوا عند
ثم کفروا بعیسی
ثم ازدادوا کفرًا
بجل صلی اللہ علیہ
وسلم

تفسیر جلالین میں ہے:-
ان الذین آمنوا
بمرستیکہ الیہود
ثم کفروا بعبادۃ
العجل ثم امنوا
بعبدہ ثم کفروا
بعیسی ثم ازدادوا
کفرًا بجل صلی اللہ
علیہ وسلم کی پرستش کر کے کافر ہوئے پھر اس کے بعد ایمان لائے
پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انکار
سے کافر ہوئے۔ پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے
سے وہ کفر میں بہت بڑھ گئے۔
نہیں خبیثا اللہ تعالیٰ ان کو جبکہ وہ
اسی کفر پر قائم ہیں۔ اور نہ اسکو
سچائی کے راستہ کی طرف ہدایت
کرے گا۔

مقام پر سزا مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو:-

وَمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَادِّثُونَ
اللَّهَ قَوْلَهُ وَيَسْتَحْسِنُونَ
فِي الْأَرْضِ قِسَادًا إِنَّ
يَقْتُلُوا أَوْ يَصْلَبُوا أَوْ
تَقَطَّعَ أَيْدِيُهُمْ وَأَوْ
أَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ
وَيَنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ
ذَلِكَ لَهُمْ جِزْيٌ فِي
لَدُنِّيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ
نَذَابٌ عَظِيمٌ۔

رہنے کے لئے زمین میں پھرائے جائیں یعنی ایک شہر
سے دوسرے شہر میں۔ یہ تو ان کی ذلت ہے دنیا میں اور
ن کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

اس آیت شریفہ کے شان نزول میں چند باتیں
ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ قوم عرب کے حق میں
نازل ہوئی ہے۔ وہ لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔ اور
یہ شریف میں بیمار ہو گئے تھے۔ انکی بیماری کے علاج
لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تجویز فرمایا کہ
رے سے باہر جہاں بیت المال کے اونٹ تھے وہاں انکو
لے جائے۔ چنانچہ وہ بھیجے گئے۔ اور انکو حکم دیا گیا کہ انکی
ری کا علاج یہ ہے کہ اونٹنیوں کا دودھ اور اونٹوں
بول پیئیں۔ انہیں صحت حاصل ہو جائیگی۔ چنانچہ انہوں
ایسا ہی کیا اور ان کی بیماری دور ہو گئی۔ صحابیاب
نے کے بعد وہ مرتد ہو گئے۔ اور چودہ ہوں کو جو
ڈل کی نگہبانی کے لئے مقرر کئے گئے تھے۔ قتل
کے بھاگ گئے۔

اس آیت میں جن جرائم کی سزا قتل تجویز کی گئی ہے
ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)
لڑائی اور سچی کرنا فساد پھیلانے میں۔

اگرچہ شان نزول میں اور روایتیں بھی ہیں
را خیال ہے کہ ایڈیٹر صاحب اہل حدیث کے
یک ہی شان نزول صحیح ہے جو ہم نے اوپر بیان
کیونکہ یہ واقعہ بخاری اور مسلم دونوں میں مذکور
مشکوٰۃ ص ۲۹۹

اللہ اور رسول سے لڑائی کیا ہے؟ ارتداد۔
صاحب مشکوٰۃ نے جس باب میں قتل مرتدین

کی حدیثیں لکھی ہیں۔ اسکا نام یہ رکھا ہے باب قتل
المرتدة وسعاة بالفساد۔ یعنی یہ باب مرتدین اور فساد
میں سچی کرنے والوں کے قتل کے بیان میں ہے۔

ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لَنْ يَرْضَىٰ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ
وَلَنْ يَرْضَىٰ عَنْهُمْ
وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ
مَرَضٌ وَالْمُرْجُونَ
فِي الْمَدِينَةِ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ
عَنَّهُمْ وَالَّذِينَ يَحْمِلُونَ
الَالِاقِيلًا لَمْ يَمُوتُوا
أَنَّهُمْ لَيَحْيَوْنَ أُخْرًا
وَيُقْتَلُونَ أُخْرًا۔

جہاں اپنے جائیں گے پکڑی جائیں گے اور قتل کئے جائیں گے
نہی کے ساتھ۔

اسی آیت شریفہ میں قتل جن مجرموں کی سزا ہے وہ
منافق ہیں۔ اور جن کے دلوں میں بدیتی کا مرض ہے اور
بھوٹی افواہیں اڑانے والے ہیں۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک اور بات بیان فرمائی
ہے جو رد اور جواب ہے ان لوگوں کا جو اپنی طاقت سے
یہ سمجھتے ہیں کہ قتل مرتدین سے اسلام پر ہتہ آتا ہے اور
یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلام بزرگ شمشیر منوایا گیا حالانکہ یہ
صریح بہتان ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔

سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ
خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ
تُجَدَّ لِسُنَّةِ اللَّهِ
تَبْدِيلًا۔

نہیں پائیں گے۔

تو جب تمام قوموں میں یہی احکام ہیں تو اسلام پر
اعتراض کرنے والا یقیناً احمق یا خود غرض ہوگا۔ جو ناحق
اسلام کو بدنام کرتا اور اس پر الزام لگاتا ہے۔ چنانچہ
یہودیوں کی شریعت میں یہ احکام صفائے سے موجود ہیں
انجیل میں بھی حضرت عیسیٰ کا کلام یوں منقول ہے کہ۔

”یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرنے کے لئے آیا ہوں
صلح گوانے کے لئے نہیں بلکہ تلوار چلانے کے لئے
آیا ہوں۔“ (متی ۱۰ باب ۳۴)۔

اور ہندوؤں کا مجرم و بد قوم ہونا انہیں احکام سے پر ہے کہ
غیر ویدک دھرمی کو زندہ چھوڑنا کسی صورت میں جائز نہیں

ایڈیٹر صاحب ابھیٹ نے بڑی بات بخیال خود یہ بتائی ہے
کہ مرزائیوں پر ارتداد کی تعریف صادق نہیں۔ اس لئے
کہ وہ مصدق اسلام ہیں۔ لیکن درحقیقت انہوں نے
مسلمہ کو سمجھا ہی نہیں۔ اول تو جمہور علمائے اسلام کے
نزدیک مرزائی مرتد کا فرق نہیں بلکہ اگر ایڈیٹر صاحب
اہل حدیث کا خیال دوستی و حمایت کا مقياس ہو تو
سے بڑھ گیا ہے اور وہ اس سے متفق نہیں ہوتے تو
نہی ہم انکو ایک اور طریق سے سمجھانے کی کوشش
کرتے ہیں مع

جو اس پر بھی وہ نہ سمجھیں تو پھر ان کے خدا سمجھے
مولانا فدا بتائیے تو سہی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے عہد مبارک میں جن لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار
کیا تھا وہ کیا مصدق اسلام نہ تھے؟ ضرور تھے۔ بلکہ انکا
انکار بھی دلیل قرآنی پر مبنی تھا۔ اگرچہ انکا استدلال صحیح نہ تھا
انکا استدلال یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خُذْ
مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً۔ یعنی (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم)
ان لوگوں سے انکو مال کی زکوٰۃ لو۔ وہ کہتے تھے کہ یہاں
لفظ خُذْ لہ صیغہ امر واحد ہے جمع کا صیغہ نہیں جس کا معنی
ہوتا ہے کہ صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اخذ زکوٰۃ
کے لئے مامور تھے۔ چونکہ وہ دنیا سے تشریف لے گئے ہیں
اب کسی اور کو کیا حق ہے کہ ہم سے زکوٰۃ کا مطالبہ کرے
کہتے مولانا اب یہ دلیل وہ بحیثیت مصدق اسلام پیش
کر رہے تھے یا بحیثیت منکر اسلام؟ تو کیا آپ کے نزدیک
ان پر حکم جہاد دینے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
اور جمہور صحابہ نے غلطی کی۔ شاید آپ اس کا بھی اقرار
کر لیں۔ کیونکہ آپ کے نزدیک قول و فعل صحابی حجت نہیں
آپ تو جھٹ کہیں گے ہر رجال دغبن رجال۔
وہ بھی آدمی تھے ہم بھی آدمی ہیں۔

مگر یہ حکم کسی صحابی کا ہی نہیں بلکہ خلیفہ اول کا حکم
ہے۔ ان کا حکم درحقیقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کا حکم ہے کیونکہ ان کا ارشاد ہے کہ علیکم وصتو
وسنت خلفاء الراشدین (تم پر میری سنت لائی
ہے اور میرے خلفاء راشدین کی۔ اگر آدمی کسی صحابی کا
قول و فعل آپ نہیں مانتے تو کم از کم اس حدیث پر
عمل کر کے خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہ کی سنت پر عمل
کیجئے۔
اگر آپ اس پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں تو کیا

ہیں حق حاصل ہے کہ یہ رائے قائم کریں کہ ایڈیٹر صاحب
اہمیت کو مرزائیوں کی حمایت میں شیعہ بن جانا بھی
منظور ہے؛ اگر ایسا ہی ہے تو مبارک۔

اگر تصدیق نبوت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
سبب آپ مرزائیوں کو مصدق اسلام بنانے پر مجبور ہیں
تو کیا جن خوارج کی نسبت حضور رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے قتل کا حکم دیا ہے اور ان کی تعریف
میں یہ فرمایا ہے کہ قرآن شریف پڑھیں گے نمازیں
نہم سے اچھی پڑھیں گے۔ اس وقت یہ بحث کہ آپ بھی
انہیں میں سے ہیں۔ سر دست آپ اپنے خیال کو چھوڑ کر
غور کیجئے کیا وہ بحیثیت قرآن خوان اور نمازی ہونے
کے مصدق اسلام ہیں یا منکر اسلام؟۔

اور سنئے! کیا سید کذاب نبوت رسول اکرم اور
قرآن شریف کے سلام اللہ ہونے سے منکر تھا؟
آپ کبھی نہیں ثابت کر سکتے کہ وہ منکر تھا مگر زیادہ سے
زیادہ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ چونکہ مدعی نبوت تھا
اس لئے وہ مرتدین میں شمار ہوا۔

بہت اچھا! کیا مرزائے قادیانی نے دعویٰ نبوت
نہیں کیا؟ مرزائیوں کی حمایت کو چھوڑ کر ایمان
سے کہئے، تو اگر دعویٰ نبوت کیا تو بتائیے کہ اس میں
اور سید میں کونسا فرق باقی رہ جاتا ہے؟۔

آب حدیث کی طرف آئیے!

ایڈیٹر صاحب اہمیت نے باوجودیکہ وہ اہمیت
کہلاتے ہیں۔ ان لیے شمار احادیث کو تو چھوڑ دیا جن
میں مرتدین و زنادقہ و خوارج کے قتل کا حکم ہے۔ اور
اپنے مطلب حمایت مرزائیہ کو کامیاب بنانے کیلئے
صحیحین کی ایک حدیث نقل کی ہے۔ جس کا ترجمہ
انہوں نے خود یہ لکھا ہے کہ:-

”یعنی کسی مسلمان کا خون بہا جائز نہیں۔ مگر تین
میں سے ایک دھبہ سے (۱) ساری شہداء زانی
ہو۔ جسے سنگسار کیا جائے (۲) کسی بے گناہ انسان
کا قاتل (۳) دین اسلام اور جماعت اسلامیہ
کو چھوڑنے والا“

اس ترجمہ کے بیان کرنے کے بعد یوں لکھتے ہیں کہ:-
”آخر کا حد آجکل یہ بحث اور سامانہ اور کا وہ
اس میں حضور علیہ السلام نے دو لفظ فرمائیے ہیں
دین اسلام چھوڑ دینا اور جماعت سے مراد اسلامی جم

ہے۔ یعنی مسلمانوں کو چھوڑ کر کفار کی حمایت کرنا کا
ترجمہ صحیح کرنے کے بعد نچولے چہ دلا دست دزدے کہ
کبھی چراغ داروہ شرح میں اپنا تصرف کر کے حق
حمایت (کفار) مرزائیہ ادا کر کے خود اپنی ہی کی ہوئی
شرح کے مصداق بن رہے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ تو صرف
یہ ہیں کہ جماعت اسلامیہ کو چھوڑنے والا۔ نتیجہ ہے
اسلام کو چھوڑنے کا۔ کیونکہ جب کوئی شخص اسلام کو
چھوڑ لگا تو اسے جماعت اسلامیہ سے کیا کام، جماعت
بھی چھوٹ گئی۔ ایڈیٹر صاحب کا یہ کہنا کہ یہ دوہرہ
الگ الگ ہیں اور ان کا مجموعہ مستوجب مزارعہ ہے
فہم تصور کا نتیجہ ہے۔

مولانا! یہ تو بتائیے کہ غازی محمود دہرہ مال جب
آریہ ہو گئے تھے۔ تو وہ جماعت اسلامیہ سے اپنا تعلق
رکھتے تھے؟ اور جب وہ دوبارہ مسلمان ہو گئے۔ اور
اتحاد مسلمان ہیں تو کیا انہوں نے آریہ جماعت سے
علحدگی اختیار نہیں کی؟۔ یہ مثال تو آپ کے سامنے ہی
آچکا یہ کہنا کہ کفار کی حمایت کرنے والا مادہ ہی۔

اول تو حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ
الفاظ نہیں فرمائے۔ لیکن جب ایک شخص اسلام
چھوڑتا ہے۔ تو یقیناً اس نے جماعت اسلامیہ کو
چھوڑا۔ اور جب اس نے جماعت اسلامیہ کو چھوڑا تو
پھر وہ کفار کی حمایت کر لگا تو کونسا امر اسے مانع ہو؟
وہ مسلمانوں کی حمایت ہی کی طرح کر سکتا ہے جبکہ
ان کو چھوڑ کر ان سے علحدہ ہو چکا ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ آپ کی حمایتی عبارت نہ صرف
منہدم ہو گئی بلکہ پیچ و بنیاد بھی اسکی باقی نہیں رہی۔
لہذا یہ امر حواہد سید صاحب بتاتے ہیں کہ جن
مرتدین کے قتل کا حکم ہوتا تھا۔ ان کے قتل کا سبب
صرف یہ تھا کہ وہ صرف بن مہاتے تھے انکا اپنا قیاس
ہے۔ اور ان کے قیاس کی قیمت ذکر کر رہی ہیں۔
وہ اپنا قیاس اپنے پاس رکھیں۔

اگر آپ کے نزدیک مرزائی کافر نہیں ہیں بلکہ
آپ ان کے کفر کو تسلیم کر چکے ہوں تو یہ الگ
بات ہے۔ لیکن اگر واقعی آپ کے نزدیک وہ کافر
ہیں اور آپ اپنے خیال پر قائم ہیں تو نعمت اللہ تبارک
میں مسلمان تھا۔ پھر کفار (مرزائیہ) سے مل گیا اور

اسلامی جماعت کو چھوڑ دیا۔ تو آپ ہی کی تشریح کے مطابق
اس کا قتل جائز تھا۔ پھر آپ حمایت کیوں کرتے ہیں
علاوہ ان احادیث کے جن میں قتل مرتدین کا بیان
ہے۔ ایک حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بالکل
صاف ہے اور ایڈیٹر صاحب کی ساری تشریحات کو پیش
منہ کر کے لئے کافی ہے وہ یہ ہے۔

مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ دِيْنِيْ جَوْشَنُ اٰپَنے
دین کو بدل ڈالے اسے قتل کرو۔ اس میں کوئی شرط
نہیں صرف تبدیل دین مستوجب مزارعہ قتل ہے۔ اسلئے
اس بحث میں زیادہ تحقیق کی ضرورت ہی نہیں بشرطیکہ
ایڈیٹر صاحب اہمیت کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا
حکم قبول ہو۔ اور اگر نہیں تو ان سے خطاب ہی فضول ہے۔
ایک مرزائی اخبار نے اس حدیث کے متعلق کہہ لکھا
ہے۔ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ان کے دوسرے کا بھی
کر دیا جائے انکی تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ اس حدیث کے
رو سے تو ہر ایک شخص جو ہندو ہو یا عیسائی کوئی اگر اپنا
بدل دے یعنی مسلمان ہو جاوے تو اسے قتل کر دینا
چاہئے۔ کیونکہ حدیث میں دین کی کوئی تشریح نہیں۔ کہ
کونسا دین؟

ایسی سمجھ کے قربان۔ افسوس کہ مرزائی لوگ
نعمت اللہ کی محبت میں قرآن شریف کو بھی بھیل گئے
اور قواعد علیہ بھی ان کو یاد نہیں رہے۔

علی قاعدہ ہمیں بتاتا ہے کہ المطلق بطلاق علی
اطلاقہ اور اس کو دوسرے لفظوں میں بتایا گیا ہے
کہ جہاں کوئی لفظ مطلق ہو تو اس سے فرد کا مل قرآن
مراد ہوتا ہے حدیث میں لفظ دین علی الاطلاق ہے
تو فرد کا مل یعنی دین اسلام ہی مراد ہوگا نہ کوئی دوسرا دین
اور قرآن شریف نے فرمادیا۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ
اِلٰہِ سَلَامٌ یعنی خدا کے نزدیک دین صرف اسلام ہے
جس کا مطلب یہ ہوا کہ کوئی دوسرا طریقہ یا دین دین
کہلا ہی نہیں سکتا۔ بلکہ لفظ دین صرف اسلام کے
لئے ہے۔ تو حدیث میں لفظ دین سے مراد صرف دین
اسلام ہی ہو سکتا ہے اور یہی قرآنی صطلح ہے۔

جہاں تک ہمارا خیال ہے ہم نے اس بحث میں مختصراً
سے کام لیا ہے اگر ضرورت پڑی تو انشاء اللہ اس پر
مفصل بحث کریں گے۔ فقط
(ماقم خاکسار غلام احمد انکرامت سہری)

غیر مقلد کا پر فریب وعظ

اور اس کا مختصر جواب
(غالب)

ایک سچی بات

اسی طرح سے فرعون کے منہ سے بھی ایک بات (اناذاکم) (علیٰ) نکل گئی تھی۔ یعنی میں تمہارا بڑا خدا ہوں۔ اس کا تصور واقعہ نہیں ہے کہ جب مردود فرعون نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا تو فوراً ہی اس کا باراں ہو گیا۔ یعنی پانی بہنا بند ہو گیا۔ خلقت خدا بجا لیت تباہ و بار فرعون میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی کہ (خدا میاں) پانی برسائیے۔ اے بتوں والی کا ڈنڈا۔ ان کا بچا کرنے کیا خیر لوگوں کو جو انسا پیٹی کر الگ کر کے غور کرنے لگا۔ کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ اسی میں ہمیں میں تھا کہ شیطان لعین ایک نوجوان کی صورت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ حضور جیل جلا لے کس غور فکر میں ہیں؟ فرعون بے سامان نے سارا قصہ دہرایا۔ شیطان ملعون نے کہا کہ حضور اگر مجھے اپنا وزیر بنالیں ابھی بارش کا سامان ہوا جاتا ہے۔ بقول مشہور دہتے کو نکلے کا سہارا کافی ہے۔ فرعون ملعون نے کہا کہ اچھا تم وزیر ہو۔ یہ کہنا ہی تھا کہ شیطان مردود مصنوعی وزیر نے ایک ایسا زبردست منتر پڑھ کر فلاٹے آسمان میں پھونکا کہ طرفۃ العین میں لاکھوں کروڑوں آدمیوں کی تعدادیں ریات شیطان ملعون وزیر مصنوعی حاضر ہو کر کہنے لگے کہ حضور کیا ارشاد ہے؟ شیطان ملعون نے کہا کہ ابھی پوچھتے ہو۔ اسے جلدی تمام جمی ہوئی ذراعتوں اور لوگوں کے لہروں پر پیشاب کر دو۔ اب کیا ہے حکم پاتے ہی ذریات شیطان ملعون نے موت مارا۔ قصہ کہتا رہی سہی راعت پیشاب کے پڑتے ہی مڑھانگٹی۔ اور بدبو کے آگے باشندگان شہر کا دم ناک میں آ گیا۔ فرعون مردود نے شیطان ملعون وزیر مصنوعی سے مخاطب ہو کر یہ کہا کہ اے یہ کیا ہوا؟ ابلیس مردود مصنوعی وزیر کہنے لگا کہ ہوا کیا۔ جیسے تم مردود بادشاہ ویسے میں حرا مخور وزیر اب چاہتے کیا ہے وزیر چنیں شہر یار چناں جہاں چوں نہ گیر قرار چناں

شیطان ملعون مصنوعی یہ کہتا ہوا نظروں سے غائب ہو گیا۔ فرعون بے سامان اپنے کئے پر بہت نادم ہوا۔ اور تو کوئی دوسری تدبیر سوچ بھی نہیں اور اس کے علاوہ سوچتی ہی کیا۔ فوراً لباس شاہی بدن پر ڈال اور تاج شاہی سر پر رکھ گھوڑے پر سوار ہو کر ایک پہاڑ کے در سے میں جا نکلا۔ گھوڑے سے اتر کر تاج شاہی زمین پر دے مارا۔ سر بسجود ہو کر بارگاہِ وحدیت میں نہایت ہی درد اور دکھ بھری آواز سے رونے اور گرتے گرتے اور بلبلانے لگا کہ خداوند!۔ اس میں ذرہ برابر بھی شک شبہ نہیں اور میرا ایمان ہے کہ زمین و آسمان اور چاند و سورج اور تمام مخلوق و نیز مجھ ذلیل بندے کا خالق و مالک و رازق تو ہی ہے۔ اور بجز تیری پاک ذات کے ہم غریبوں کا کوئی دوسرا ملجا و ماوانہ نہیں ہے۔

بچہ نیازا۔ مگر چونکہ کل رانا رکھ لا اعلیٰ (یعنی میں بڑا خدا ہوں میری پاک زبان سے نکل گیا ہے رب العزت!) تعز من تشاء و تذلل من تشاء تیری پاک شان ہے میری آبرو اور دلچ دنیا میں رکھ لے آگے تو غبارِ کل ہے۔ اور یہ تیرا ذلیل بندہ۔ وہ اسے خدا تیری کبریائی اور بندہ نوازی کے اوپر لاکھوں جانیں قربان۔ ایک گوشہ درہ سے آواز آئی کہ اے فرعون جا پانی برس گیا نوحی ایسا ہی ہوا۔

تو میرے عزیز دوستو اور بزرگو! یہی حال لعینہ ان غیر مقلدین دہابی نجدی کے مصنوعی ذریعوں کا ہے کہ اپنے معبودان باطل کی لاج اور شرم رکھنے کے لئے برابر یہی کہتے جاتے ہیں کہ ہم مرحہ میں اہل حدیث ہیں۔ سوا خدا اور رسول کے دوسرے کو نہیں مانتے۔ ورنہ درحقیقت غیر مقلدین دہابی نجدیوں کا ایمان یہی ہے کہ بغیر حضرات مقلدین کے میل جول اور خلا ملا۔ اور ربط ضبط کے ان کی نجات غیر ممکن اور محال ہے۔ ورنہ آخر کیا بات ہے۔ کہ غیر مقلدین دہابی نجدی مار بھی جلتے ہیں اور پیٹے بھی جاتے ہیں اور نکالے بھی جاتی ہیں! دردھکیلے بھی جاتے ہیں۔ اگر ملنے ملنے پر قابو نہیں پاتے تو بار بار عدالت فوجداری اور دیوانی میں حضرات مقلدین کے ساتھ ملنے جلنے کے لئے دعویٰ تک دائر کرتے ہیں۔ جیسا کہ صد ہا مقابلات غیر مقلدین کے ہندوستان کی عدالتوں میں اب تک دائر ہو چکے ہیں۔ وہ ہوتے جاتے ہیں فاعتبدو یا اذی الالبصار

پس بوجہات متذکرہ بالا میرا دعویٰ ہے کہ غیر مقلدین دہابی نجدیوں کا یہ دعویٰ بالکل غلط اور جھوٹ ہے کہ ہم مرحہ اور اہل حدیث ہیں۔ دوستو! یہ غیر مقلدین تو ابھوشت کسی طرح ہو بھی نہیں سکتے! اس لئے کہ قرآن اور حدیث کے یہ بالکل مخالف ہیں۔ اور ضرور بالضرور ان غیر مقلدین دہابی نجدیوں کی کتابوں اخباروں و رسالوں کا کیا حکم علم اور ان پڑھ لوگوں کو دیکھنا اور سنانا بقول جناب مولانا لاہوری محمد الحسن صاحب مودوم حرام ہے۔ بعد تعالیٰ جل جلالہ تمام مسلمانوں کو کفر مانا اور ہر کفری صحابی کو خصوصاً ان غیر مقلدین ملحدین کے شر سے بچاؤ۔ آمین اے رب تم آمین

والسلام علی من اتبع الهدی و ترک التعصب والكفر والہوی

بانی آریہ سماج کے اقوال میں تناقض

(از جناب مہاشہ فضل حسین صاحب) دیا سندھی اپنی کتاب ستیا رتھ پرکاش میں قرآن شریف پر زبانِ ملعون دراز کرتے ہوئے۔ اس الفاظِ کل افشانی فرماتے ہیں:-

”ہمیں تو قرآن میں لکھا ہے کہ اپنی آواز سے اپنے پروردگار کو پکارو۔ اور ہمیں لکھا کہ دھیمی آواز سے خدا کو یاد کرو۔ اب کہنے کو کسی بات بھی اور کوئی بات جھوٹی ہے۔ ایک دوسرے کے متضاد باتیں پاگلوں کی بگوئیں کی مانند ہوتی ہیں۔“

قرآن شریف میں تو قطعاً اختلاف نہیں اور نہ قرآن شریف میں کسی مقام پر یہ بات ہے کہ وہی آواز سے کہی نہ پکارو جو بلند آواز سے پکارنے کا حکم اس کے برخلاف ہے۔ البتہ ستیا رتھ پرکاش اور دیانند جی کی دوسری تصانیف میں ایسے متضاد اقوال ہیں جن کی کوئی تاویل نہیں ہو سکتی۔ ہم آریہ سماج کے مخلص ممبروں اور دیانند جی کے نمائندوں سے درخواست کریں گے کہ وہ ٹھنڈے سے دل کے ساتھ ان متقابل حوالوں کو ملاحظہ فرمادیں گے اور ایک دفعہ اخیر میں میری خاطر نہیں صداقت کی خاطر دیا مذہبی کا یہ فقرہ ہر دیں گے۔

ایک دوسرے کے متضاد باتیں پاگلوں کی بگوئیں کی مانند ہوتی ہیں۔“

درحقیقت آکاش کی پیدائش نہیں ہوتی کیونکہ بنیاد آکاش کے پر کرتی اور پر مانو کہاں پھیر سکیں۔ (ستیا رتھ ص ۲۵)

آکاش مخلوق ہے

اس طرح آگنی کے اس سے پانی کو پیدا کیا۔ اور آگ کو ہوا سے اور ہوا کو آکاش سے اور آکاش کو پر کرتی اور پر کرتی کو اپنی قدرت سے پیدا کیا۔ (رگ وید آدھی بھاش بھومکا آندو ص ۲۵)

(۱۰)

خدا پر تیکش نہیں کیا جاسکتا۔

(سوال) ایسے پریشور کا ثبوت جس پر تیکش (ثبوت بذریعہ احساس) عاید کیا جاسکے۔ حاصل نہیں (جواب) اس جگہ مراد یہ ہے کہ ایشور کے ثابت کرنے میں پر تیکش پر مان نہیں عاید ہوتا۔ (ستیا رتھ ص ۲۵)

پریشور پر تیکش ہو سکتا ہے

(سوال) آپ ایشور ایشور کہتے ہیں لیکن اس کو ثابت کس طرح کرتے ہیں۔

(جواب) سب پر تیکش وغیرہ پر مانوں (ثبوتوں) سے الگو (ستیا رتھ ص ۲۵)

ناظرین ملاحظہ فرمائیے۔ سوامی صاحب کی کس تحریر کو درست مانیں اور کس کو رد کریں۔ یعنی ایک جگہ تو سلامی عقیدہ کی تائید کی۔ اور خدا کو دیکھا۔ تگر و سری جگہ اس کے ساتھ دو آؤلی شریک بنا دیے۔ ستیا رتھ میں تو آکاش کو غیر مخلوق بتلایا لیکن بھومکا میں مخلوق اور حادث تسلیم کیا۔ ستیا رتھ ص ۲۵ پر تو پریشور کا احساس سے محسوس ہونا ناممکن بتلایا مگر اسی کتاب کے ص ۲۵ میں ایشور کا احساس سے محسوس ہونا لکھ مارا۔ اب آپ ہی بتلائیں کہ آریہ سماج کے ہرشی کا فرمودہ اصول ان کے متضاد اقوال پر چپان ہو سکتا ہے یا نہیں؟ کہ ایک دوسرے سے متضاد باتیں پاگلوں کی بکواس کی مانند ہوتی ہیں۔

(۱۱)

گانا بجانا ناچنا شہوانی عیب ہیں

نفسانی لذتوں سے پیدا شدہ عیبوں کا شمار سنو! شراب کھیلنا۔ چوڑ کھیلنا۔ جو بازی۔ بھنگ۔ افیون۔ شراب۔ چرس۔ وغیرہ کا استعمال۔ گانا۔ بجانا۔ ناچنا۔ ناناچ کرنا۔ سنا اور دیکھنا بے فائدہ ادھر ادھر گھومتے رہنا۔ یہ دس کام (شہوت) سے پیدا شدہ عیب ہیں۔ (ستیا رتھ ص ۲۵)

گانا بجانا ناچنا رواقعی سیکھنا چاہیے

۱) لوگوں کو چاہیے کہ ہنسی اور زنا وغیرہ گناہوں کو چھوڑ کر اور گانے بجانے ناچنے وغیرہ کی تعلیم کو حاصل کر کے مسرور ہوں۔ (تفسیر پور وید جلد ۲ ص ۲۵)

۲) گاندھ دیکھو جبکہ علم موسیقی کہتے ہیں اس میں سر۔ راگ۔ راگنی۔ سم تال۔ گام تان۔ سات۔ بجانا۔ ناچنا۔ اور گیت وغیرہ کو قرار داقعی سیکھنا چاہیے (ستیا رتھ ص ۲۵)

(باقی آئندہ)

انجمن نعمانیہ ہند لاہور کا

ستیسواں سالانہ جلسہ

جو بتاریخ ۹۔۱۰۔۱۱۔۱۲ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۶۵ء بمقام لاہور انجمن کے اپنے مکان واقع کھکالی دروازہ مقابل پولیس چوکی ۷ میں باایام جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کو منعقد ہوگا۔

نبیون نصرت الہی وادوا بارگاہ مصطفائی دارالعلوم نعمانیہ ہند برپستی انجمن نعمانیہ ہند لاہور میں تاریخ ۲۵۔۲۶ مطابق رجب المرجب ۱۳۸۳ھ سے جاری ہے جس میں محض تعلیم دینیات بزبان عربی معہ علوم توابع بقید عقائد حنفیہ خالصہ لوجہ اللہ تعالیٰ دیجاتی ہے۔ لیکن پولیٹیکل معاملات (سیاسی امور) اس کا کوئی تعلق نہیں۔ البتہ مسلمانان ہند کے سوشل (معاشرت) سود و بہبود کے متعلق گزارشات گورنمنٹ کی خدمت میں کی جاتی ہیں۔ طلباء دارالعلوم کے کل اخراجات۔ خوراک۔ پوشاک۔ مکان رہائش وغیرہ انجمن کی طرف سے مہیا کئے جاتے ہیں۔ اور گانا بھی پکا پکا کھلایا جاتا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ صد طلباء علمائے محمل ہو کر کل چکے ہیں جن سے ملک میں فیض تعلیم جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس نیک خیال ایسی برکت دی کہ اب تک چند دیگر مقامات پر بھی دارالعلوم تعلیم جاری ہو گئے۔ اور بڑی بڑی مجلسیں اس عمرہ عرض کی تعمیل کے لئے منعقد ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ یو فیو ما برکت دے۔

اس دارالعلوم کے متعلق ایک یتیم خانہ بھی ہے جس سے طلباء تیلے ابتداء سے ہی تعلیم دین میں مصروف کئے جاتے ہیں درس قرآن مجید علیہ جاری ہے جس میں جماعت حفاظ پر خیال کیا جاتا ہے۔ سالانہ ایک دو سے زیادہ حفاظ محراب بھی سنا دیتے رہتے دارالافتاء سے ہمیشہ فتوے جاری ہوتے رہتے ہیں۔ ایک اعلیٰ کتب خانہ بضرع مطالعہ اور وسعت نظر طلباء و علماء کے بھی حجب کیا گیا ہے جس سے عموماً استفادہ ہوتا رہا ہے۔ اہواری رسالہ بھی جاری ہے جو عموماً بلامقصد و نین اور بھی خوانان کی خدمت میں بھیج کر مفصل آمد و خرچ دارالعلوم سے مطلع کیا جاتا ہے۔

آج موجود کمی مستقل آمدنی (جو خیالات زمانہ کی مطابق مستقل کہا جائے) نہ ہونے کے اور محض توکل پر اڑتیسواں سال اس کی عمر کا گزر رہا ہے جو ماہ جب المرجب آئندہ میں پورا ہوگا۔ یوفیق الہی یو فیو ترقی پر ہے۔

اس دفعہ سالانہ جلسہ بتاریخ ۹۔۱۰۔۱۱۔۱۲ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۹۔۳۰ نومبر ۱۹۶۵ء باایام جمعہ ہفتہ اتوار کو منعقد ہونا قرار پایا ہے جس میں بہت سے مشاہیر علماء و فضلاء و صلحاء و علماء کے شریک ہونے کی امید بارگاہ الہی سے کی جاتی ہے۔ چنانچہ کشمیر و مد سے موصول ہو گئے ہیں۔ حقیقی بھی خوانان اسلام سے توقع کی جاتی ہے کہ اس محض ضروری دینی جلسہ میں شریک ہو کر قلمی۔ درمی۔ قدمی۔ ادا و فرار کر (جس میں بظاہر کسی دنیوی اعزاز حاصل ہونے کی امید نہیں) ثواب دارین کے ذخائر حاصل فرمائیں۔ ضروریات و حاجات دارالعلوم و انجمن بموقع جلسہ خود ملاحظہ فرمادیں گے۔ اگر اپنا تحریر مضمون بھیجنا چاہیں تو قبل از ۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ ارسال فرمائیں۔ اور اپنی تاریخ تشریف آوری سے معہ تعداد ہمراہین قبل از تاریخ صدر مطلع فرمادیں۔

خاکسار۔ آج الدین احمد حنفی چشتی سیلانی۔

دیر انجمن نعمانیہ ہند لاہور

احناف کرام کی مذمت میں گزدرش ہے کہ وہ

اخبار الفقہ کی ترقی اشاعت میں مدد دیکر ثواب دارین حاصل کریں۔ (منجبر)

فتاویٰ

سوال نمبر ۱۔ علمائے اہل دین متین رسول مقبول حضور ﷺ علمائے مذہب حضرت نونؑ کا اس مسئلہ میں کیا حکم ہے کہ اگر ایک عالم کو نماز جمعہ کے بارہ میں متعدد دکتا میں دکھا کر جادوی کرشمہ میں نماز جمعہ و عیدین جائز نہیں۔ مگر پھر وہ ملا صاحبان کسی غرض دنیاوی کے واسطے نماز عید تو پڑھ لے مگر نماز جمعہ کا نام تک نہ لے۔ اس صورت میں ان کے پیچھے اقتدا جائز ہے یا نہیں؟ مینوا

جواب نمبر ۱۔ اگر وہ شخص خالص سنی حنفی اور اہل القوم ہے تو اس کی اقتدا جائز ہے۔ اس کیلئے بہتر ہے کہ اگر فی الواقعہ گاؤں چھوٹا ہے تو عید کو ترک کرے کیونکہ جو شرائط جمعہ کے ہیں وہی عید کے ہیں۔ اگر اس کو شہر سمجھ کر پڑھتا ہے تو جمعہ بھی پڑھ لے یا کرے فقط واللہ اعلم بالصواب۔

سوال نمبر ۲۔ ہر ایک نماز کے خاتمہ پر بعض لوگوں کا قاعدہ ہے کہ انگلی پر چھو تک مار کر اور ٹھوکر لگا کر پیشانی اور ناک پر انگلی ٹھینکتی ہیں۔ اور اس کو ثواب کہتے ہیں۔ بلکہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن اس سے روشنی رہے گی۔ لہذا عرض ہے کہ بیان فرمائیے کہ اس مسئلہ میں کہاں تک صداقت ہے۔ یا کہاں تک بے بنیاد ہے۔ مینوا و توجروا اللہ تعالیٰ بہن الاجر۔

جواب نمبر ۲۔ اصل ہر چیز میں اباحت ہے۔ جن تک کوئی شرعی کالت نہ ہو۔ وہ چیز اصل پر رہیگی خدا تعالیٰ کا نام پڑھ کر انگلی پر چھو تک کر پیشانی پر لٹنے سے بظاہر کوئی شرعی قباحت معلوم نہیں ہوتی۔ فقط واللہ اعلم و علامہ داحکم

(ابورشید محمد عبدالعزیز عفی عنہ امام جامع مسجد منٹ (لاہور) سوال نمبر ۳۔ زید کی بڑی لڑکی کی منگنی عمر کے لڑکے کیساتھ ہوئی تھی۔ اب زید لڑکی کا ناٹہ بکر کے ساتھ کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کے عوض اپنے لئے ناٹہ طلب کرتا ہے۔ عمر دے جو برسر اجلاس خاص عام اپنے لڑکی کے لئے شادی کی واسطے پوچھا تو زید نے بدیں الفاظ کہ میں ایمان دار گیا۔ بے ایمان ہوا۔ تو ناٹہ نہ صاف جواب دیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا

کہ میں نے عمر سے عرصہ تین ماہ کا گذر کیا تھا کہ اپنا لڑکا لے آؤ اور نکاح کر لو۔ لیکن اب میں رشتہ نہیں دیتا۔ حالانکہ عمر کا تصور بھی نہیں۔ زید جو اس طرح منکر ہو گیا۔ اسکا ذبیحہ۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنا نہ۔ جنازہ۔ نکاح پڑھنا کیسا ہے! اور اس کے لئے کیا تعزیر مقرر ہے۔ مزید برآں شادی بھی اپنی لڑکی کے عوض اپنے دوستے طلب کرتا ہے۔ (غلام حیدر مہر مال ضلع سیالکوٹ)

جواب نمبر ۳۔ بصورت صدق زید مرتکب گناہ کبیرہ ہو کر فاسق ہو گیا۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنا و جنازہ مکروہ ہے۔ اس کا ذبیحہ نکاح کرنا درست ہے جبکہ وہ کلمہ اسلام نماز وغیرہ ادا کرتا ہے۔ ہدایہ ضلالت میں ہے۔

و ذی الحجۃ المسلم والکتابی حلال۔ اس کے لئے توبہ و استغفار لازم ہے۔ اگر زید اپنے ذیل کو اپنا لڑکا لے آؤ اور نکاح کر لو۔ میں صادق ہے تو عمر و مجرم ہے جو خواہ مخواہ اپنے ایک بھائی مسلمان بکے پیشوا واجب التعظیم کو رسوا کرتا ہے۔ اسے نائب ہونا چاہیے۔ زید جو اپنے لئے لڑکی کے عوض شادی طلب کرتا ہے۔ عرف عام سے اس میں شرعاً کچھ قاحت نہیں کیونکہ فریقین میں ہر ایک لڑکی کا مہر الگ الگ مقرر ہے۔ ہاں اگر زید یا کوئی مسلمان دوسرے شخص کی لڑکی کے مہر میں اپنی لڑکی دیوے اور دوسرا شخص پہلے کی لڑکی کے مہر میں اپنی لڑکی دیوے تو یہ نکاح درست نہیں۔ کذا فی کتب الفقہ و ہذا عندنا واللہ تعالیٰ اعلم و علامہ ائمہ و احکم نقیہ ابورشید عفی عنہ امام و خطیب جامع مسجد منٹ لاہور۔

(جواب المجیب محییہ و الحق صریح) محمد یار عفی عنہ امام و خطیب و مفتی مسجد طلائع لاہور۔

تے ایمان سے قائل کی مراد خلاف عہد ہے نہ کفر اس لئے وہ فاسق ہو سکتا ہے۔ اس کا جواب وہی ہے۔ جو مجیب لبیب نے لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔ (احمد علی عفی عنہ خطیب مسجد شاہی لاہور) یہ جواب صحیح ہے۔

(گل محمد امام و خطیب جامع مسجد منٹ شریف منٹ لاہور)

سوال نمبر ۴۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و فقہان شریعتین اس مسئلہ میں کہ (۱) از روئے وصیت

مندرجہ ذیل اراضی متعلقہ سن سن پر سن کا کیا حق ہے۔ کیا وہ صورت وقف ہے یعنی واسطے اہتمام مسجد و روضہ ماتحت سجادہ نشینان یکے بعد دیگرے منتقل ہوتی جانی چاہیے۔ (۲) یا بصورت دیگر عام ملکیت کی سی ملکیت ہے۔ (جو بعد وفات سن سن اسکی تمام اولاد میں قابل تقسیم ہو) (۳) یا اور کوئی تیسری صورت ہو (۴) اگر شخص سن سن اس اراضی کو عام ملکیت کی سی ملکیت یعنی قابل تقسیم مابین اولاد انتقال اور اندراج کاغذات کرالے۔ تو عند الشریع یہ فعل کسی کی مسجد و روضہ یا در شاہ کی حق تلفی ہے یا نہیں؟ اور اگر شخص کو کیا لازم ہے؟ (۵) وصیت جس میں واقعات خلاف واقعات یعنی کسی حکمت عملی کی بناء پر غلط بیان کئے گئے ہوں کیا وہ قابل عمل ہے۔ اور کیا ایسی وصیت کو شریعت پر کوئی فوقیت ہے۔ (۶) اگر کسی شخص کی اولاد اس کی زندگی میں مر جائے تو کیا توفی بیٹے کی اولاد محروم الارث ہوگی؟ جیسا کہ سن سن دوسرے حصہ و توجروا۔

حصہ عبارت وصیت متعلقہ بالا :-
مکمل اراضی سے ایک چوتھائی برائے خرچ مسجد و روضہ و دیگر ضروریات واقعہ تصبہ فلاں کے واسطے ماتحت سن سن سجادہ نشین کے رہیگی۔ یعنی سن سن کی ملکیت تصور ہووے۔ اور باقی تین چوتھائی ہر ہر پسران کی ملکیت یعنی ایک چوتھائی مسیمان دوسرے حصہ پسران زید مرحوم حصہ برابر اور ایک چوتھائی عمر اور ایک چوتھائی بکر کے نام دیا ہووے۔ اور اسی طرح میرے بیٹے اپنے حصہ مندرجہ بالا پر داخل و قابض ہوویں اور اگر بکر کے اولاد نہ ہووے تو اس کے حصہ پر قابض ہووے۔ بصورت نہ ہونے اولاد نہ ہونے کے بکر کو کسی قسم کے انتقال مثلاً بیچ و بھون وغیرہ کی اجازت نہیں ہے۔ بکر اور اسکی زود چھوٹے کے انتقال کے بعد نصف حصہ عمر یا اس کی اولاد کو ملے۔ اور نصف حصہ مسیمان دوسرے حصہ پسران زید مرحوم کو حصہ برابر ملے۔ مکانات مکو نہ بکر و واقعہ تصبہ فلاں صرف مسیمان دوسرے حصہ پسران زید مرحوم کو حصہ برابر ملے۔

نسب نامہ :- (موصی مرحوم)

تشریحات تصریحاً (۱) من موصی کا پہلا
 مجاہدہ نشین اور پوتا ہے۔ (۲) من کا والد سنی یا عجم
 پنے والد کی جگہ موصی کی حین حیات میں فوت ہوا۔
 (۳) موصی کے دو سروروں میں سے کسی کو بکری بھینڈ لیا گیا
 سلامت ہیں۔ (۴) وصیت میں دوسرے حصص کا ادا
 کے وقت پر من کے نام کے ساتھ لفظ مجاہدہ نشین نہیں
 آیا جو یہاں بالخصوص آنے کی وجہ سے حق سجا دگی ظاہر
 رہا ہے۔ (۵) لفظ تحت وصیت میں من کے ہی نام
 یا تھہ استعمال ہوا ہے۔ (۶) اگر من کی وفات
 کے بعد تمام اراضی من کی اولاد میں تقسیم ہوگئی تو
 بادی مسجد و روضہ جو غائدہ رخاہ عام اور کابادی خانہ خدا
 ہے۔ اور موصی کا جیسا کہ وصیت ظاہر کرتی ہے مقصود
 معلوم ہوتا ہے معدوم ہو جائیگا۔ (۷) من کو اسکے
 چا سنی بکر (جسکی تاحال کوئی اولاد نہ رہی ہوئی) کی
 وفات کے بعد اسکی یعنی بکر کی جائداد سے نہ مکان اراضی
 کے کوئی حصہ نہیں دیا گیا۔ (۸) از روئے وصیت) فقط
 (المرسل خاک را احسان علی عفی اللہ عنہ)

الجواب

مولانا مولوی محمد الدین صاحب از گورالہ لکھتے ہیں
 بالخصوص وصیت کو اگر دوسرے ورثہ جائز اور تسلیم
 ہیں۔ تب تو شرعاً صحیح اور نافذ ہے والا فلا دیکھو
 لا یجوز الوصیۃ لوارث الا ان یجیزھا الوثرۃ
 ولا یجوز بما زاد علی الثلث (تدویری شریعہ الاسلام)
 مستحفظ مولوی عبدہ الخیف محمد الدین عفی اللہ عنہ رسول نوری۔
 جناب مفتی صاحب العلوم دیوبند تحریر کرتے ہیں :-
 صی نے ایک چوتھائی جو برائے خرچ وغیرہ میں کی
 یہ مقدار برائے خرچ مسجد روضہ وقف ہوگی پس
 ان کے متولی ہونگے اراضی مذکور موقوفہ یعنی من
 ان کی ملک ہوگی اور ان کے بعد ان کے ورثہ کو تقسیم
 ہوگی۔ بلکہ ان کے بعد جو کوئی متولی اور مجاہدہ نشین ہوگا
 اس کے قبضہ میں اسی حیثیت سے رہیگی۔ کہ وہ اسکی آمدنی
 مجد اور روضہ پر خرچ کرتا رہے۔ اس میں ملکیت کسی
 نہ ہوگی اور تصرف مالکانہ اس میں صحیح نہ ہوگا کیونکہ
 کسی کی ملک نہیں ہوتا۔ الوقف لا یمالک ولا
 لک مسئلہ مشہورہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
 تحفظ مولانا مولوی عزیز الرحمن عفی اللہ عنہ
 دارالافتاء انجمن لغمانیہ ہند لاہور یوں لکھتا ہے:-

جبکہ وصیت نصف ارضی میں واقع ہوئی ہے تو دیکھا
 جائے کہ نصف اراضی کل ترکہ موصی مرحوم فارغ عن الدین
 کا تیسرا حصہ کامل یا تیسرے سے کم ہے تو بلا اجازت
 ورثہ صحیح۔ اور مطابق فرمودہ موصی مرحوم عمل درآمد ہوگا
 یعنی مجاہدہ نشین کو حصہ چہارم اور چہارم دیگر حصہ
 تینوں کو حصہ برابر دیا جائیگا۔ اگر نصف اراضی ثلث
 کل ترکہ سے زائد ہے۔ اور ورثہ نے جائزہ رکھا۔ تو یہی
 عمل ہوگا۔ ولا یجوز بما زاد علی الثلث الا ان
 یجیزھا الوثرۃ بعد موتہ دھرم کباب الخ ہایہ آخرین
 اگر ورثہ نے زائد از ثلث کو جائزہ رکھا تو جو متدار اراضی
 ثلث کل ترکہ کی ہوگی۔ اس میں سے سجدہ نشین کو
 نصف دیا جائیگا اور دوسرا نصف دھرم و تینوں کو
 حصہ برابر دیا جائیگا۔ وان اوصی لاجلھما بالثلث
 والاخر بالسوس فالثلث بینھما اثلثا لثالثا لکلا واحد
 منھما بدلی بسبب صحیح وحقاق الثلث عن حقھما
 فیفسخ علی قدر حقھما کما فی اصحاب الدین
 فیجعل الاقل مھما والاكثر مھین فضاء ثلث
 الیہم کہم صاحب الاقل وسمھین اصحاب الاكثر
 ہدایہ آخرین ص ۱۲۳ واللہ تعالیٰ مبجاند و تعالیٰ
 اعلم وعلما اتم واحکم۔ دستخط مولانا مولوی بخش
 ناظم التعلیم انجمن لغمانیہ ہند لاہور :-

سہ صان ہو بچہ کے سلام دو معزز اہل جہا کا مقصدی قبول م

مورخہ ۹ اکتوبر ۱۳۲۷ء کو بوقت ۱۱ بجے دن کے دو معزز
 آریہا جان ساکن صد بھٹی آگرہ نے خوشی خاطر خود دفتر
 انجمن خدام الصوفیہ آگرہ کا بیچ میں تشریف لاکر جمع کثیر
 کے روپر و خاکسار کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا جن کے
 سابق نام بابوشکر لال و مودرنگہ تھے یہ جو وہ سلامی نام
 شمس الدین و دین محمد رکھے گئے۔ باقی دیگر نام بھی سید طرح
 پر تبدیل کئے گئے۔ بوقت قبول اسلام قابل دیدن تھا
 تھا۔ ختم شریف پڑا گیا۔ نہایت خیر و برکت کا نظارہ تھا
 جناب خالص صاحب نصیر خاں صاحب نعت خوانی فرمائی۔
 تمام ذکر کا کمرہ اور صحن مردان سے پُر ہو گیا۔ بعد قبول
 اسلام جلد خورد و کلال کو مٹھائی اور ماحضر کھانا کھلایا
 گیا۔ جملہ اچانک اپنے نو مسلم برادران کے ہمراہ ملکر کھانا
 کھایا اور اخوت اسلامی کا ثبوت دیا۔ رات کو محلہ کا بیچ

میں انجمن خدام الصوفیہ کی طرف سے جلسہ قایم کیا گیا جس
 کثیر التعداد خلقت جمع ہوئی اور صدر جلسہ خانبیگ لکھنا
 مولوی سید احمد صاحب قرار پائے۔ اول میاں عبد اللہ صاحب
 نے مختصر تقریر اور نعت خوانی فرما کر سامعین کو محفوظ
 فرمایا اس کے بعد مولوی رحمت اللہ صاحب سیالکوٹی نے
 تقریر کر کے مذہب اسلام کی صداقت کو ثابت کیا۔
 پھر مولانا مولوی مفتی سید احمد صاحب نے ایک طویل خط
 فرمایا۔ اسکے بعد نو مسلم غلام احمد نے اپنے اسلام لانے اور وقت
 اسلام پر تقریر فرمائی۔ اسکے بعد غلام احمد ختم کیا گیا :- (حفیظ اللہ)

قطعہ تاریخ

(فاقہ رحمہ نعمت خان مرزا کی دہر کا بل)
 (نوشتہ حضرت مولانا مولوی غلام احمد صاحب اہل حق)
 پچھے تبلیغ لے دینی بکابل رفت مرزائی
 بحریم ارتداد از دین بصد ذلت مقید شد
 مجوز شد سنائے شکر ری بہر اس مرتد
 علاج فتنہ و جال و جارحی شرح امجد شد
 جزاک اللہ امان اللہ غازی شہر یار دین
 کہ در عہد تو رائج انداز فتنہ بد شد
 خدایا دولت و اقبال دیں دولت فرو بادا
 شہر ذیشان کابل عامل رسم ابجد شد
 چو جہتہ فکر اخگر سال و رسم آل رحیم حق
 بگو شتم این ندامت نمایاں رحیم مرتد شد

۱۳۳۵

مذہبی تبلیغ کا بہترین صحیفہ حیرت انگیز تاریخی واقعات کا انبساط
 علمی مضامین کا بہترین خوانہ نظم و نثر کا دلچسپ نمونہ ملی جلوس
 کا مفید مجموعہ کثیر الاشاعت مقبول۔ اور نگاہائے بوقتوں
 کا ہندوستان بھر میں واحد گلدستہ

الکمال

جو عرصہ سے ملک قوم کی خدمت کر رہا ہے اور ۲۲ صفحات
 سالانہ پیش کر رہا ہے ہمیشہ باقاعدہ شائع ہوتا ہے۔
 قیمت سالانہ تین روپیہ۔ نمونہ مفت طلب کریں۔

پتہ :- منیجر سالہ الکمال لاہور

ساندار اسلامی کتب

القصیدۃ الیوسفیہ { شائع نے پہلے قصیدہ غوثیہ کو لکھا ہے۔ بعد میں ہر ایک شعر کی پوری شرح کر دی ہے اور شائع نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہ قصیدہ حضرات پران پر قدس سرہ العزیز کا ہے۔ لکھائی چھاپائی نہایت اعلیٰ خوشنما۔ کا قد نہایت عمدہ۔ قیمت ۸۔

فیصلہ علم غیب { اس چھوٹے سے رسالہ میں نہایت حکیمانہ اور منصفانہ فیصلہ مذکور ہے۔ مسئلہ علم غیب کا کیا گیا ہے۔ جو قابل ملاحظہ ہے۔ ۲۔

ضروری مسائل رمضان المبارک { روزے کی فضیلت اور تاکید اور رمضان گئے ہیں۔ قیمت ۲۔

الکتاب المجید { اس میں تمام دنیا کے دہائیوں کے اعتراضات کا جواب عقلی و نقلی دلائل سے دیا گیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔

فی جوہر التقدیر { قیمت ۸۔

روضۃ الانبیاء یعنی { اس میں تمام انبیاء علیہم السلام یعنی آدم سے قصص الانبیاء { تمام جنگوں کا ذکر تفصیل وار سہ حالات آنا احمد صبل تک درج ہیں قیمت ۴۔

تذکرۃ الاولیاء اردو { اس مبارک کتاب میں بڑے بڑے اولیاء کرام جس کی مفصل کیفیت دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ قیمت ۵۔

اردو لغات فیوزی { اس میں تمام اردو کے الفاظ کے معانی انگریزی اور آسان ہے۔ حجم ۱۰۰ صفحات قیمت ۵۔

عربی لغت { اس میں عربی الفاظ کے معنی اردو زبان میں درج اور اردو الفاظ کے معنی عربی زبان میں درج ہوئے ہیں اور الفاظ عربی کی ترتیب سے ہیں۔ تاکہ عربی سیکھنے والے کو پوری مدد مل سکے۔ قیمت ۵۔

لغۃ القرآن { اس میں ترجمہ کے جملہ الفاظ کے معنی نہایت تحقیق کیساتھ بخوبی کی گئی ہیں۔ جامع اصول و قواعد بھی درج کر دیے گئے ہیں۔ اردو خوان اصحاب بفرود استاد کے عربی زبان سے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں قیمت ۵۔

گلدستہ مناقب غوثیہ معجبرہ شریف { لکھائی چھاپائی کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ قیمت ۴۔

مسائل الزکوٰۃ { سند زکوٰۃ کی تحقیق نہایت شرح و بسط سے اس کتاب میں درج ہے۔ قیمت ۴۔

اسماء الحسنی { اس میں باری تعالیٰ کے ناموں کے خواص و برکات کی تفصیل اسم اللہ شریف اور دیگر اورداد و وظائف کے علاوہ تعویذات اور دوح ہیں۔ نہایت قیمتی کتاب ہے۔ قیمت بائیسہ ۴۔

تحقیق گوشت خوری { اس میں آریہ و دیگر منکرین کے اعتراضات کا جواب قرآن و حدیث و دلائل عقلیہ سے نہایت عمدہ مسئلہ قربانی کا ہے۔ مفید قوم تحریر کیا گیا ہے۔ ناظرین خود پھر

ترغیب الحج والزیار { محصول الاجر والافادہ { مع تاریخ مینہ منورہ

نظام خیر الانام لحفظ { اس میں ان تمام ان قوانین اسلام کا ذکر دلچسپ بیان میں کیا گیا ہے۔ جن پر عمل کر کے اہل اسلام اپنے اختلاف و الاسلام { مذہب ملت اور خلافت کو اختیار کی دستبرد سے بچ سکتے ہیں اور دنیا بھر کے مسلمان ایک عالمگیر نظام کے تحت جمع ہو کر دنیوی ترقی کر سکتے ہیں قابل دید کتاب ہے۔ ۸۔

رسالہ بیعت { اس رسالہ میں بلائیں شرعی ثابت کیا گیا ہے کہ بیعت مرد و ایک مسخن طریقہ ہے۔ بخلافین کو دندان شکن جواب دیئے گئے ہیں۔ ۲۔

فیض بانی و شرح دعاء سرانی { پنجابی نظم میں نہایت عمدہ شہر کی

سوانح حضرت شیخ اکبر محمد بن ابی { مترجم مولانا مولوی محمد سوانح حضرت شیخ اکبر محمد بن ابی { صاحب چنگیزی و ادبیات

مجموعہ آثار و القرآن فی الحقوق النساء { عورتوں کے حق میں نصیت اور اس کے ساتھ گدازان کرنے کے بیان میں

فتاویٰ { مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی ابن مولانا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے چند اشخاص کے سوالوں کا جواب تحریر فرمایا ہے۔ ۳۔

نیر عروص { اس رسالہ میں شاعری کے شاہین کے لئے مفید ۴۔

مہشتی جوہر { اس رسالہ میں عورتوں کے لئے تحصیل علم و ہنر اور نظام خانہ دار اور توہ کرنے کی تاکید اور ترغیب مذکور ہے۔ عورتوں کو چاہیے کہ اس کے موافق عمل کریں اور اس کے مرتب کر نیوالے کو دعاء خیر سے یاد فرمادیں۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت

المشاہدہ - میمنہ اخبار الفقیر امرتسر